اتوار
16- جولائی 1995ء

احمدی احباب کی تعلیم و تربیت کے لئے

روزنامہ الفضل ربوہ
فون ۴۴۹
ایڈیٹر: نسیم سیفی
رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

جلد 45-80 نمبر 158 اتوار-17 صفر-1416ھ ' 16 وفا 1374 ہش ' 16 جولائی 1995ء

Digitized by Khilafat Library Rabwah

## ہمت اخلاق فاضلہ میں سے ہے

ہمت نہیں ہارنی چاہئے۔ ہمت اخلاق فاضلہ میں سے ہے۔ اور (صاحب ایمان) بڑا بلند ہمت ہوتا ہے ہر وقت خدا تعالیٰ کے دین کی نصرت اور تائید کے لئے تیار رہنا چاہئے اور کبھی بزدلی ظاہر نہ کرے۔ بزدلی منافق کا نشان ہے۔ (صاحب ایمان) دلیر اور شجاع ہوتا ہے۔ مگر شجاعت سے یہ مراد نہیں کہ اس میں موقع شناسی نہ ہو۔ موقع شناسی کے بغیر جو فعل کیا جائے وہ تہور ہوتا ہے۔ (صاحب ایمان) میں شتاب کاری نہیں ہوتی بلکہ وہ نہایت ہوشیاری اور تحمل کے ساتھ نصرت دین کے لئے تیار رہتا ہے۔ اور بزدل نہیں ہوتا۔

(حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

# ارشادات حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ

خدا تعالیٰ نے (اہل ایمان) کی صفت فرمائی ہے (-) کہ وہ کسی ملامت کرنے والے کی ملامت سے نہیں خوف کھاتے اور صرف اپنے مولا کی رضامندی کو مقدم رکھتے ہیں۔

(صاحب ایمان) ایک لاپرواہ انسان ہوتا ہے۔ اسے صرف خدا تعالیٰ کی رضامندی کی حاجت ہوتی ہے اور اسی کی اطاعت کو وہ ہر دم مدنظر رکھتا ہے۔ کیونکہ جب اس کا معاملہ خدا سے ہے تو پھر اسے کسی کے ضرر اور نفع کا کیا خوف ہے۔ جب انسان خدا تعالیٰ کے بالمقابل کسی دوسرے کے وجود کو دخل دیتا ہے' تو ریاء اور عُجب وغیرہ معاصی میں مبتلا ہوتا ہے۔ یاد رکھو کہ یہ دخل (-) ایک زہر ہے (-) کیونکہ جب انسان کسی انسان کی خاطر خدا تعالیٰ کے ایک حکم کی بجا آوری سے قاصر رہتا ہے تو آخر اسے خدا کی کسی صفت میں شریک کرتا ہے تبھی تو قاصر رہتا ہے۔

(ملفوظات جلد چہارم صفحہ 87)

## اپنی اولاد کے لئے بچپن ہی سے دعائیں کریں

حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع

یہ روز مرہ کے تعلق والی دعائیں تو اکثر احمدیوں کو نصیب ہیں مگر یہ اس وقت اثر دکھائیں گی جبکہ مرض ابھی حد اختیار کے اندر موجود ہے۔ وہ پانی جب سر سے گذر جائے گا پھر خارق عادت دعائیں ہیں جو کام کرتی ہیں اور وہ صرف ان لوگوں کو نصیب ہوتی ہیں جن کا اللہ سے تعلق خارق عادت ہے (-) حضرت (بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ) نے ان باتوں کو اپنے روز مرہ کے معمول میں دیکھا شناخت کیا' اس کے علاوہ دوسرے نمونوں سے ان باتوں کے موازنے کئے اور پھر اپنے عرفان کا ماحصل ہمارے سامنے کتنا آسان بنا کر اس طرح پیش فرمادیا کہ ہماری (بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ) کے بغیر وہاں تک رسائی ممکن ہی نہیں تھی۔ خارق عادت کا مضمون دیکھیں کیسے عجیب طریق سے سمجھایا ہے۔ آپ نے فرمایا' خارق عادت سے مراد یہ ہے کہ عام طبعی قانون کی حد سے کوئی چیز باہر نکل جائے اور خدا کی قدرت کاملہ کے دائرے میں موجود رہے۔ ویسے تو ہر چیز خدا کی قدرت کاملہ کے دائرے میں موجود ہے مگر اس حوالے سے اس کا مطلب یہ بنتا ہے کہ خدا کی قدرت کاملہ نے بعض قوانین کے دائرے چھوٹے رکھے ہیں' بعض وسیع رکھے ہیں' بعض بالا' بعض نچلے۔ عام حالات میں ایک دائرے میں ایک قانون حرکت کر رہا ہے اور اس دائرے میں اس قانون میں جتنی استطاعت ہے وہ اتنا اثر دکھا سکتا ہے اس سے بڑھ کر اثر نہیں دکھا سکتا۔ اگر معاملہ اس دائرے سے باہر نکل چکا ہو تو بالائی دائرے کا قانون ہے جو حرکت میں آئے تو اس کو درست کر سکتا ہے ورنہ نہیں کر سکتا۔

فرمایا کہ خدا کے بندے بعض ایسے ہوتے ہیں جو اپنے روز مرہ کے تعلقات میں اللہ تعالیٰ سے عام بندوں کی طرح معاملہ نہیں کرتے بلکہ عام بندوں کی عادت کے برعکس معاملہ کرتے ہیں۔ لوگ کہتے ہیں کہ اس کو کیا ہو گیا ہے' یہ تو پاگل ہو گیا ہے۔ اللہ کی خاطر عجیب و غریب باتیں کر رہا ہے۔ وہ مفادات جن کو کوئی دیکھ کر' سمجھ کر چھوڑ نہیں سکتا ان مفادات کو اس طرح چھوڑتے ہیں کہ عام طاقتوں کا انسان اس کا تصور بھی نہیں کر سکتا۔ ظاہری طور پر اپنے خلاف فیصلے

باقی صفحہ 7 پر

## نکاح

○ حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع نے مورخہ ۲۴- جون ۹۵ء بروز ہفتہ بیت الفضل لندن میں عزیزہ امتہ العلی زیوبیہ بنت مکرم ڈاکٹر صاحبزادہ مرزا مبشر احمد صاحب اور عزیز مرزا محمود احمد صاحب ابن مکرم صاحبزادہ مرزا مجیب احمد صاحب کے نکاح کا اعلان بعوض حق مہر ۵۰ ہزار روپیہ فرمایا۔

عزیز مرزا محمود احمد مکرم صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب کے پوتے اور حضرت امام جماعت احمدیہ الثالث کے نواسے ہیں اور عزیزہ امتہ العلی زیوبیہ مکرم صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب کی پوتی اور مکرم صاحبزادہ مرزا حمید احمد صاحب کی نواسی ہیں۔

احباب جماعت سے درخواست ہے کہ اس رشتہ کے بابرکت ہونے کے لئے دعا کریں۔

## ولادت

○ مکرم رانا محمد ظفر اللہ صاحب مربی سلسلہ کو مورخہ ۹۵-۴-۲۹ کو خدا تعالیٰ نے دوسری بیٹی سے نوازا ہے جس کا نام "ماہم ظفر" تجویز کیا گیا ہے۔ یہ بچی مکرم رانا عطاء اللہ صاحب پنواری آف خوشاب حال لندن کی پوتی اور مکرم رانا حمید اللہ صاحب حال جرمنی کی نواسی ہے۔ اللہ تعالیٰ بچی کو نیک و خادمہ دین بنا۔

## ضروری اعلان برائے

## ٹیوشن سنٹرز ربوہ

○ وہ تمام احمدی احباب جو ربوہ کے مختلف محلہ جات میں ٹیوشن سنٹرز چلا رہے ہیں کے لئے ضروری ہے کہ وہ فوری طور پر نظارت تعلیم صدر انجمن احمدیہ سے ٹیوشن سنٹرز چلانے کی اجازت حاصل کرلیں۔ ضروری تاکید ہے۔

(نظارت تعلیم)

## درخواست دعا

○ مکرم محمد منظور احمد خان ایاز صاحب اسلام آباد ۱۹۹۲ء سے بعارضہ فالج علیل ہیں آج کل بیماری میں شدت ہے۔ احباب ان کی صحت کاملہ عاجلہ کے لئے دعا کریں۔

**ہر ایک جو دعا کرتا ہے اسے ضرور دیا جاتا ہے**

(حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ
الفضل
ربوہ

پبلشر: آغا سیف اللہ - پرنٹر: قاضی منیر احمد
مطبع: ضیاء الاسلام پریس - ربوہ
مقام اشاعت: دار النصر غربی - ربوہ

قیمت
اڑھائی روپیہ

16- وفا 1374 ہش ۰ 16 - جولائی 1995ء

# زبان اور دل

زبان کا دل کے ساتھ چلنا نہایت ضروری ہے۔ اگر زبان کچھ کہے اور دل میں کچھ اور ہو تو ان دونوں کا آپس میں تضاد ریاء کے نام سے پکارا جائے گا۔ بعض لوگ اس بات پر خوش ہوتے ہیں کہ وہ اپنے دل کی بات بتاتے ہی نہیں۔ نہ بتائیں۔ کون پوچھتا ہے ان سے لیکن اتنا تو کریں کہ زبان جو کچھ کہتی ہے وہ دل کی مخالفت نہ کرتی ہو۔ بے شک وہ بہت کچھ نہ کہیں تھوڑا کہیں لیکن جو کہیں درست کہیں۔ زبان کی نرمی لوگوں کو اپنی طرف کھینچتی تو ضرور ہے لیکن اگر پتہ یہ چلے کہ دل سخت ہے اور زبان کی نرمی کے بعد دل نے اپنی سختی کا اظہار شروع کر دیا ہے تو لوگ یقیناً اسے پسند نہیں کریں گے۔ زبان کی نرمی کے متعلق انگریزی میں کہتے ہیں COURTESY BEGETS COURTESY- آپ نرمی سے بات کریں گے تو آپ سے بھی نرمی سے بات کی جائے گی۔ آپ کی زبان میں درشتی ہو گی تو یقیناً آپ کو درشت باتیں ہی سننا پڑیں گی۔ لیکن زبان کی نرمی اس لئے کافی نہیں۔ کہ لوگوں سے تعلقات میں تسلسل ہونا چاہئے۔ یہ اور بات ہے کہ کسی نے آپ سے بات کی اور پھر ساری زندگی اس سے نہیں ملے۔ اسے کیا معلوم کہ جو بات آپ نے نرمی سے کی تھی وہ آپ کے دل سے نکلی تھی یا صرف زبان سے۔ لیکن معاشرے میں جہاں انسان کو زندگی بسر کرنا ہے وہاں تو یہ بات چھپی نہیں رہ سکتی۔ کہ زبان نرم ہے اور دل سخت ہے۔ زبان سے آپ اچھی اچھی باتیں کرتے ہیں اور دل میں بغض اور کینہ رکھتے ہیں۔ یہ دونوں باتیں کبھی ساتھ ساتھ نہیں چل سکتیں۔ حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع (ہماری دلی دعائیں آپ کے لئے) فرماتے ہیں۔

"محض زبان میں نرمی پیدا کرنا کافی نہیں جب تک حوصلہ بلند نہ کیا جائے۔ اور وسیع حوصلگی جماعت کے لئے آئندہ بہت ہی کام آنے والی چیز ہے۔ جس کے غیر معمولی فوائد ہمیں اندرونی طور پر اور بیرونی طور پر بھی نصیب ہو سکتے ہیں لیکن وسیع حوصلگی کا یہ مطلب نہیں کہ ہر نقصان کو برداشت کیا جائے اور نقصان کی پرواہ نہ کی جائے۔ یہ ایک فرق ہے جو میں کھول کر آپ کے سامنے رکھنا چاہتا ہوں۔ اس کو سمجھ کر ان دونوں باتوں کے درمیان توازن کرنا پڑے گا"۔

گویا کہ زبان کی نرمی کے ساتھ ساتھ پہلی اور اہم بات یہ ہے کہ ہم اپنے حوصلوں کو بلند رکھیں اور وسیع حوصلگی کا مظاہرہ کریں۔ ہماری زبان اور ہمارے دل ایک ساتھ چلتے ہوئے لوگوں سے ایک جیسی نرمی کا سلوک روا رکھیں اور چونکہ ہمارا تعلق لوگوں کے ساتھ تسلسل کے ساتھ قائم رہنے والا ہے اس لئے یہ ممکن ہی نہیں کہ ہماری نرمی کو تو وہ محسوس کریں اور اس کا اچھا اثر بھی لیں اور ان کو یہ نہ پتہ چلے کہ ہمارا حوصلہ بلند نہیں ہے اور ہم وسیع حوصلگی سے کام نہیں لے سکتے۔ جس طرح ہماری زبان کی باتیں ان کے سامنے ہیں اسی طرح آہستہ آہستہ ہمارے دل کی کیفیت بھی ان کے سامنے آجائے گی۔ پس زبان کی نرمی بھی لازم ہے اور وسیع حوصلگی بھی۔ لیکن وسیع حوصلگی میں جیسا کہ حضرت صاحب نے فرمایا ہے توازن پیدا کرنے کی ضرورت ہے اتنے بھی وسیع حوصلہ نہ ہو جائیں کہ ہر قدم پر نقصان ہی اٹھانے لگیں۔

ریت کی دیوار کی مانند ہے
عمر بھر کی سعیٔ لاحاصل مری
آنکھ جھپکی اور غائب ہو گئی
تھی نمایاں کس قدر منزل مری

ابوالاقبال

## غلام ہو کے بھی ان کا غلام ہو نہ سکا

ہمارے شوق کا کچھ اہتمام ہو نہ سکا
جوارِ حُسن میں اپنا مقام ہو نہ سکا

اگرچہ میکدۂ یار میں رہے برسوں
نصیب اپنے مگر خاص جام ہو نہ سکا

گزارے سایۂ زلفِ نگار میں کئی دن
رخ منوّرِ جاناں بکام ہو نہ سکا

ہزاروں بارگہ حُسن میں ہوئے ممتاز
قبول عشق کا لیکن سلام ہو نہ سکا

مواصلات کے سارے طریق تھے حاصل
عجیب بات ہے نامہ پیام ہو نہ سکا

اندھیری راتوں میں گذری ہے زندگی اپنی
ہلال اُمید کا ماہِ تمام ہو نہ سکا

ثبوت عاشق مضطر کی کس مپرسی کا
کہ ثبت کتبۂ سنگِ رخام ہو نہ سکا

کئے ہیں نقشِ کفِ پائے یار پر سجدے
جو پوچھو سچ تو کہوں احترام ہو نہ سکا

یہ دل کی دل میں دمِ مرگ رہ گئی حسرت
کسی بھی نیکی کا مجھ سے دوام ہو نہ سکا

ایازی سیکھ کہیں سے کہ اکمل ناداں
غلام ہو کے بھی تُو تو غلام ہو نہ سکا

قاضی محمد ظہور الدین اکمل

گناہوں سے پاک ہونے کے واسطے بھی اللہ تعالیٰ ہی کا فضل درکار ہے۔ (-) جو مانگتا ہے اس کو ضرور دیا جاتا ہے۔ اسی لئے میں کہتا ہوں کہ دعا جیسی کوئی چیز نہیں۔ دنیا میں دیکھو بعض خرگدا ایسے ہوتے ہیں کہ وہ ہر روز شور ڈالتے رہتے ہیں ان کو آخر کچھ نہ کچھ دینا ہی پڑتا ہے اور اللہ تعالیٰ تو قادر اور کریم ہے۔ جب یہ اڑ کر دعا کرتا ہے تو پالیتا ہے۔ کیا خدا انسان جیسا بھی نہیں۔

(حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بشیر احمد رفیق - لندن

# اگر موت دستک دے؟

قارئین کرام! ذرا سوچئے اگر کبھی موت آپ کے در پر دستک دے تو آپ کا رویہ کیا ہو گا؟ یہ سوال ایسا ہے کہ ہر شخص زندگی میں ایک بار ضرور سوچتا ہے چاہے اس کے پاس اس کا جواب ہو یا نہ ہو۔ یہ سوال حضرت چوہدری محمد ظفر اللہ خان صاحب نے بھی خود سے کئی بار کیا تھا اور اس کا جواب بھی ان کو ملا۔ یہ قصہ بھی سنئے جو دل گداز بھی ہے اور دل نواز بھی!

ایک بار جب خاکسار حضرت چوہدری صاحب کے ساتھ سفر پر روانہ ہوا تو فرمانے لگے میں نے رات کو ایک منذر خواب دیکھا ہے۔ آپ ڈرائیونگ بھی کریں اور ساتھ ساتھ دعا بھی کریں کہ اللہ تعالیٰ اس خواب کے منذر حصہ سے ہمیں محفوظ رکھے۔ خاکسار عرض کرتا ہے کہ مجھے حضرت چوہدری صاحب کی معیت میں انگلستان میں ہزاروں میل سفر کی توفیق ملی۔ آپ ہمیشہ ڈرائیور کے ساتھ والی سیٹ پر تشریف فرما ہوتے۔ سفر کی ابتداء میں پون گھنٹہ کے لگ بھگ آپ خاموشی سے دعاؤں اور ذکر الٰہی میں گزارتے اور اس دوران کسی قسم کی بات چیت پسند نہ فرماتے تھے۔ اس کے بعد یا تو سو جاتے یا ڈرائیو کرنے والے سے سلسلہ گفتگو جاری فرماتے۔ کبھی ڈرائیور کو ڈرائیونگ کے سلسلے میں نہ ٹوکتے۔ آپ کو انگلستان کی اکثر بڑی سڑکوں بلکہ دیہاتی سڑکوں کا بھی علم تھا اور بغیر کسی نقشہ یا یادداشت کے منزل مقصود تک راہنمائی فرمایا کرتے۔

تو اس سفر کے دوران ہم نے ایک رات لیک ڈسٹرکٹ میں ٹھہرنا تھا جس ہوٹل میں ہم نے ٹھہرنا تھا اس میں بیڈ روم کے ساتھ ملحق باتھ روم نہ تھا۔ شام کے کھانے کے بعد حضرت چوہدری صاحب نے فرمایا کہ ناشتہ صبح ساڑھے سات بجے ڈائننگ ہال میں کریں گے۔ میں ٹھیک ساڑھے سات بجے ڈائننگ ہال میں پہنچ گیا۔ لیکن حضرت چوہدری صاحب کو وہاں نہ پایا۔ آپ وقت کی پابندی کا جس قدر خیال رکھتے تھے اس نے مجھے چوہدری صاحب کو وہاں نہ پا کر پریشان کر دیا۔ مزید پندرہ بیس منٹ بھی جب حضرت چوہدری صاحب تشریف نہ لائے تو میں پریشانی میں اٹھ کھڑا ہوا۔ آپ کے کمرہ میں حاضر ہوا۔ آپ چارپائی پر دراز تھے اور بہت کمزور دکھائی دے رہے تھے۔ میرے دریافت کرنے پر فرمایا کہ رات کو دو بجے کے قریب میں عبادت کے لئے اٹھ کر غسل خانہ میں وضو کرنے گیا، پاؤں دھونے کے لئے سنک (Sink) میں رکھا تو توازن قائم نہ رکھ سکا اور گر گیا۔ سر نہانے کے ٹب سے ٹکرایا اور میں بیہوش ہو گیا نہ جانے کتنی دیر بیہوش رہا۔ جب ہوش آیا تو چند منٹ تک یہ احساس نہ رہا کہ میں کہاں ہوں۔ تھوڑی دیر کے بعد اتنا یاد آیا کہ تم میرے ہمسفر ہو۔ پھر میں نے دس تک گنتی کی تو ٹھیک گنتی ہو گئی اور مجھے یقین ہو گیا کہ میرا حافظہ درست ہے اس کے بعد میں اپنے کمرے میں چلا گیا۔ اور بستر پر ہی عبادت کی۔ میں نے شکوہ کے رنگ میں عرض کیا کہ مجھے کیوں نہ بلایا۔ میرا آپ کے ساتھ ہونے کا کیا فائدہ؟ فرمانے لگے خیال تو دو تین دفعہ آیا تھا لیکن پھر یہ خیال آتا رہا کہ تم نے ڈرائیونگ کی ہے اور تھکے ہوئے ہو اس لئے تمہیں جگانا مناسب نہیں۔ میں نے آپ کی کیفیت دیکھ کر عرض کیا کہ میں ڈاکٹر کو بلا لیتا ہوں اور آگے کا سفر ایک دن کے لئے ملتوی کر دیتے ہیں تاکہ آپ پوری طرح آرام کر سکیں۔ فرمایا کہ ہم نے گلاسگو کی جماعت کو شام کا وقت دیا ہے اس لئے ہمیں ضرور وہاں پہنچنا چاہئے۔ مجھے کار میں سیٹ پر بٹھا دو۔ گلاسگو پہنچ کر ڈاکٹر کو دکھا دیں گے۔ میری بار بار کی درخواستوں کے باوجود اس امر پر مصر رہے کہ جانا ضروری ہے۔ چنانچہ ہم گلاسگو کے لئے روانہ ہوئے۔ آپ کو جسم میں شدید درد محسوس ہوتی رہی۔ گلاسگو پہنچ کر آرام کیا اور شام کو باوجود ہمارے اصرار کے کہ آپ کا جانا ضروری نہیں آپ آرام کریں۔ آپ نے جماعتی میٹنگ کو خطاب فرمایا۔

اسی طرح کا ایک اور واقعہ مجھے یاد آ رہا ہے مشن ہاؤس کے جس فلیٹ میں آپ مقیم تھے وہاں میں نے باصرار ٹیلیفون لگوا دیا تھا تا بوقت ضرور مجھے بلوا سکیں۔ یا کسی ہنگامی صورت میں ہم کو اطلاع کر سکیں۔ آپ عموماً ٹیلیفون کو پسند نہ فرماتے تھے۔

یہ ان دنوں کی بات ہے جب آپ ناشتہ بھی ہمارے ساتھ کرتے تھے۔ ایک دن صبح کے ناشتہ پر تشریف نہ لائے تو مجھے فکر ہوئی آپ کے فلیٹ میں حاضر ہوا تو آپ بستر پر لیٹے ہوئے تھے۔ میں نے آواز دی تو بڑی نحیف اور کمزور آواز میں جواب دیا آ جاؤ۔ فرمانے لگے رات جب میں عبادت کے لئے اٹھا تو اچانک مجھے شدید ضعف کا دورہ پڑا اور سارا جسم پسینہ سے تربتر ہو گیا۔ اور سینہ میں بھی شدید درد محسوس ہوتا رہا۔ اس دوران کمزوری اتنی بڑھ گئی کہ دو تین مرتبہ مجھ پر غشی طاری ہوتی رہی۔ میں نے عرض کیا کہ آپ کے سرہانے فون رکھا ہوا ہے اور یہ لگایا بھی اس لئے گیا تھا کہ آپ کسی فوری ضرورت کے وقت مجھے بلوا سکیں۔ آپ نے مجھے کیوں نہیں بلایا۔ فرمایا دو تین دفعہ مجھے خیال آیا کہ تمہیں فون کروں لیکن ہر بار یہ خیال تم کو بلانے سے مانع رہا کہ تم تھکے ہوئے ہو گے۔ رات کو نیند سے اٹھانا مناسب نہ ہو گا۔ پھر فرمایا مجھے خوشی ہے کہ اس بیماری میں میری ایک خواہش پوری ہو گئی۔ میری ہمیشہ سے یہ دعا رہی ہے کہ جب میری موت کا وقت قریب آئے تو میری زبان پر جزع فزع کی بجائے حمد الٰہی ہو۔ رات کو بھی جب مجھ پر غشی ہوتی اور میں غشی کی کیفیت سے باہر آتا تو میری زبان پر حمد تھی اس لئے مجھے اب یہ اطمینان ہو گیا ہے کہ جب بھی موت آئی تو میری زبان حمد سے تر ہو گی۔ فرمایا کرتے تھے مجھے موت سے ہرگز کوئی خوف نہیں ہے اور میں کبھی اس بارہ میں سوچتا بھی نہیں کہ موت کوئی ڈرنے والی چیز ہے۔

**سفر آخرت کی تیاری** موت کا ذکر آیا تو یہ بتانا ضروری ہے کہ آپ کو لحہ بہ لحہ اپنی طرف بڑھتی ہوئی موت کا نہ صرف احساس تھا بلکہ آپ اس سے ایک گونہ خوشی و مسرت محسوس کرتے تھے اور سفر آخرت کا یوں ذکر فرماتے جیسے کوئی معمول کے سفر پر روانہ ہو رہا ہو۔ ایک بار میں آپ کی آخری بیماری کے دوران ملاقات کے لئے لاہور حاضر ہوا تو فرمایا امام صاحب! دعا کریں سفر بخیریت گزر جائے۔ میں حیران ہوا کہ آپ تو لندن سے واپس آ گئے تھے کہ اب یہیں رہیں گے۔ اور اب آپ کی صحت بھی اس امر کی اجازت نہیں دیتی کہ آپ پھر سے سفر کریں، اس لئے سفر کا ارادہ کیوں کر لیا آپ نے؟ میری بات سن کر خفیف سے مسکرائے اور فرمایا میں لندن کے سفر کا نہیں۔ "اس" سفر کا ذکر کر رہا ہوں۔ میں آپ کی بات سمجھ گیا اور عرض کیا اللہ تعالیٰ آپ کو صحت دے۔ آپ کیوں ایسی باتیں کرتے ہیں۔ فرمایا نہیں اب اللہ تعالیٰ نے مجھے اطلاع دے دی ہے کہ اب سفر جلد درپیش ہے۔ پھر اپنا ایک خواب سنایا کہ میں نے دیکھا ہے کہ میں ایک چار منزلہ مکان کے نیچے بیٹھا الفضل پڑھ رہا ہوں۔ اوپر چوتھی منزل سے میری والدہ محترمہ مجھے آواز دیتی ہیں "اب آ جاؤ" میں عرض کرتا ہوں کہ بس یہ الفضل تھوڑا سا رہ گیا ہے اسے ختم کر کے حاضر ہوتا ہوں۔ اسی طرح ایک دو اور خوابیں بھی سنائیں اور خواب بیان کرتے وقت چہرے پر موت کے خوف یا ڈر کا تو خیر ذکر ہی کیا اس کے بالکل الٹ نہایت درجہ شادمانی اور اطمینان کا تاثر تھا۔(-)

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے اے نفسِ مطمئنہ! اپنے رب کی طرف لوٹ آ (اس حال میں کہ تو اسے) پسند کرنے والا بھی ہے اور اس کا پسندیدہ بھی ہے۔ پھر (تیرا ربّ تجھے کہتا ہے کہ) آ میرے (خاص) بندوں میں داخل ہو جا۔ اور (آ) میری جنت میں بھی داخل ہو جا۔!

اللہ کرے یہ مرتبہ سب کو نصیب ہو۔ آپ کو بھی مجھ کو بھی!

# حضرت مولوی محمد حسین رفیق حضرت بانی سلسلہ

## ایک برہمن زادی کی پراسرار بیماری اور شفایابی

حضرت مولوی محمد حسین صاحب رفیق حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ نے اپنی زندگی کے واقعات "میری یادیں" کے عنوان سے ایک کتاب میں شائع کئے ہیں اس میں سے ایک واقعہ قارئین کرام کی خدمت میں پیش ہے۔ (ادارہ)

اس علاقہ کے سب برہمن میری بہت عزت کرتے تھے۔ لوہاری کے پاس ایک گاؤں بدو پور ہے اور وہ سارا گاؤں برہمنوں کا ہے وہاں کے سب سے بڑے رئیس برہمن جن کا نام غالباً رام بھجن پنڈت تھا ان کی نوجوان لڑکی جس کی پندرہ یوم کے بعد شادی ہونے والی تھی اس قسم کی بیماری میں مبتلا ہو گئی کہ جب اسے دورہ پڑتا تو اس قسم کا جوش اس میں پیدا ہوتا کہ ہر پاس آنے والے کو کاٹتی اور سارے بدن کے کپڑے پھاڑ ڈالتی تھی۔ جوں جوں انہوں نے اسے دوائی دی توں توں بیماری کا زور بڑھتا گیا وہاں ایک دو سادھو بہت مشہور تھے۔ ان کے پاس لڑکی کو لے کر گئے لیکن کوئی فائدہ نہ ہوا۔ اس جگہ کے یہ سب لوگ بہت ہی وہمی تھے۔ جس بیماری کا علاج نہ ہو سکتا یہ کہہ دیتے تھے کہ جادو ہو گیا ہے۔ کسی نے جادو کر دیا ہے یا اس پر جنوں کا قبضہ ہو گیا ہے۔ انہیں بھی کسی سادھو نے یہ کہہ دیا کہ اس پر کوئی جن عاشق ہو گیا ہے اور وہ بہت بڑا ہے جو کہ میری طاقت سے باہر ہے کہ میں اس کا مقابلہ کر سکوں۔ اس نے اپنے جنتر منتر بہت چلائے مگر کوئی فائدہ نہ ہوا۔ وہ لوگ بہت مایوس ہو گئے اور قریب تھا کہ بارات روک دیتے۔ ادھر ہمارے گاؤں کی عورتیں اور مرد میرے ایسے معتقد ہو گئے تھے کہ جب کسی کو سر درد ہو تو "مولوی صاحب دم کرو" اگر پیٹ درد ہو تو سونف پڑھ دو اور اگر بخار ہو تو پانی پڑھ دو میں ان کی دلجوئی کے لئے دعا کر کے دم کر دیتا۔ خدا تعالیٰ شفا دے دیتا اور اس طرح میری عزت بھی بن جاتی آہستہ آہستہ اردگرد کے دیہات کے ہندو مسلمان عورتیں اور بچے بھی آنا شروع ہو گئے غرضیکہ خوب شہرت ہو گئی ایک دن ایک ہندو اس گاؤں بدو پور میں گیا وہاں اس لڑکی کی بیماری کا بہت چرچا تھا۔ وہ ہندو لڑکی کے باپ پنڈت کے پاس گیا اور خدا جانے اس سے کیا کہا۔ میرے متعلق باتیں بتائیں تو کہتے ہیں کہ مرتا کیا نہ کرتا

باقی صفحہ 6 پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ہماری تاریخ

# حضرت سیٹھ محمد صدیق صاحب بانی

آپ کے سانحہ ارتحال کی خبر دیتے ہوئے اخبار بدر ۲۶ دسمبر ۱۹۷۴ء رقم طراز ہے۔

"قادیان ۲۴- دسمبر:- نہایت درجہ دلی رنج اور گہرے افسوس کے ساتھ احباب کی خدمت میں یہ خبر پہنچائی جاتی ہے کہ سیٹھ محمد صدیق صاحب بانی آف کلکتہ ۲۰/فتح (دسمبر) ۱۳۵۳ ہش (۱۹۷۴ء) کو کراچی میں وفات پا گئے۔ یوں تو آپ ذیابیطس کے پرانے مریض تھے اور ایک موقعہ پر آپ کو ہائی بلڈ پریشر بھی ہو گیا جو جلد ہی رفع بھی ہو گیا۔ تاہم گزشتہ پانچ چھ ماہ سے پیٹ میں ٹیومر ہو جانے کے سبب سے کینسر کی تکلیف شروع ہو گئی۔ ڈاکٹر نے رائے دی کہ اس کا اپریشن کر دیا جائے۔ لیکن طبیعت کی کمزوری کے سبب اس تجویز کو عملی جامہ نہ پہنایا جا سکا۔ دو تین ماہ قبل دوسری بار معائنہ کرائے جانے پر معلوم ہوا کہ ایک کی بجائے دو ٹیومر ہو گئے ہیں۔ اور ان کا دائرہ بھی پھیل چکا ہے۔ جن کا رخ دل کی طرف ہے۔ اس مرحلہ پر اپریشن کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔ اور ساتھ ہی طبیعت میں دن بدن کمزوری نہایت درجہ پر ہوتی چلی گئی۔ ۱۹۷۴ء میں (-) کراچی میں اپنے چھوٹے بیٹے مکرم میاں شریف احمد صاحب بانی کے پاس ٹھہر گئے تھے۔ اور وہیں علاج معالجہ بھی ہوتا رہا۔ باوجود اپنی بیماری اور نہایت درجہ ضعف کے' سلسلہ کے کاموں میں حتی المقدور حصہ لیتے رہے۔ اور اس وقت کے حالات کے مطابق احمدیوں پر ہو رہے مظالم کی کسی قدر تفصیل بڑی ہمت کر کے اپنے پرائیویٹ خطوط میں اپنے بیٹوں کو لکھتے رہے۔ اور انہیں احمدیت پر قائم رہنے اور اپنے عقیدہ کے لئے ہر قسم کی قربانی دیتے چلے جانے کی ہمیشہ اور ہر خط میں تاکید کرتے رہے..... یہ خطوط بڑے ہی ایمان افروز اور ایک نیک باپ کی طرف سے اپنے سعادت مند بیٹوں کو گویا بہترین وصیت کے رنگ میں لکھے ہوئے ہوتے جن کو پڑھ کر ایمان اور قربانی کے جذبہ کو غیر معمولی تقویت ملتی۔ چونکہ حالیہ اینٹی احمدیہ مخالفت میں چنیوٹی برادری کے غیر احمدی افراد نے محترم سیٹھ صاحب کا ساتھ چھوڑ کر علی الاعلان مخالفین کی تائید کی۔ اور خود سیٹھ صاحب پر بھی برادری کا زبردست دباؤ ڈالتے رہے۔ لیکن محترم موصوف کے غیر معمولی استقلال اور غیرت ایمانی کے سامنے ان کی کوئی تدبیر کارگر نہ ہوئی۔ دیگر احمدی احباب کے ساتھ محترم سیٹھ صاحب کے بیٹے کی دوکان کا بھی سخت بائیکاٹ جاری رہا۔ لیکن بیشتر اوقات انتہائی ضرورت کے موقعہ پر مخالف موصوف کی ہی دوکان سے ضرورت کی اشیاء لینے پر مجبور ہوتے۔ اس طرح آپ کے خاندان کو احمدیت کے بلند اخلاق اور وسیع حوصلہ کا عملاً اظہار کرنے کا موقع مل جاتا رہا!

محترم سیٹھ صاحب کو اللہ تعالیٰ نے مالی کشائش عطا فرما رکھی تھی جسے آپ نے ہمیشہ ہی کھلے دل کے ساتھ خدا کی راہ میں صرف کرنے میں دلی فرحت محسوس کی۔ آپ سلسلہ کی ہر مالی ضرورت اور تحریک پر خوش دلی سے لبیک کہتے اور اپنی حیثیت کے مطابق اس میں حصہ لیتے اور ہر ایسی خدمت بجالانے کے باوجود کسر نفسی کا جذبہ غالب رہتا(-)

مرکز سلسلہ قادیان اور ربوہ اور (امامت) حقہ سے آپ کو نہایت درجہ دلی وابستگی بلکہ آپ کی روح کی غذا تھی۔ حضرت (امام جماعت احمدیہ الثالث) کے ہر فرمان پر دل و جان سے عمل کرتے اور ہر مالی تحریک پر بڑھ چڑھ کے حصہ لیتے۔ ربوہ میں بیت اقصیٰ کے تمام اخراجات برداشت کرنے کی آپ کی درخواست جب حضرت امام جماعت احمدیہ الثالث کی خدمت میں پیش ہوئی اور آپ نے ازراہ شفقت واحسان قبول فرمائی تو خدا کا بہت ہی شکر فرماتے رہے۔ اور مطابق مکتوب محترم صاحبزادہ مرزا طاہر احمد صاحب (حضرت صاحب) نے اس پر بڑی خوشنودی کا اظہار فرمایا تھا۔ اور پھر اس کی تکمیل تک جملہ اخراجات محض رضائے الٰہی کے لئے ادا فرمائے۔ خدا تعالیٰ قبول فرمائے۔ آمین۔ اس بیت کی بنیاد حضرت امام جماعت احمدیہ الثالث نے رکھی تھی۔

قادیان اور درویشان قادیان کے ساتھ تو آپ کی ایسی محبت تھی کہ اپنے آپ کو درویشوں کا حقیقی بھائی سمجھتے۔ مقدور بھر ان کی ضروریات کے پورا کرنے میں کوشاں رہتے۔ دل میں خواہش رکھتے کہ قادیان پہنچوں۔ چنانچہ حال ہی میں جب شملہ معاہدہ ہوا تو بہت خوش ہوئے۔ اور ڈاک کا سلسلہ شروع ہونے پر سب سے پہلا خط اپنے بیٹوں کو تحریر کرنے کی بجائے قادیان تحریر کیا۔ اور لکھا کہ اب آنے جانے کے رستے بھی کھل جائیں تب میں سب سے پہلے قادیان حاضر ہو کر اپنے درویش بھائیوں سے ملوں۔ اور قادیان میں رہ کر مقامات مبارکہ میں وقت گزاروں۔

محترم سیٹھ صاحب حضرت امام جماعت احمدیہ الثالث کے ارشاد کے تحت کئی برسوں سے صدر انجمن کے ممبر چلے آ رہے تھے۔ اس طرح صدر انجمن احمدیہ کے کاموں میں آپ کا قیمتی مشورہ ہمیشہ ہی شامل حال رہا ہے۔ قادیان میں بعض وفات یافتہ درویشان کی بیوگان اور ان کے یتیم بچوں کی محض رضائے الٰہی اور ان سے محبت کے طور پر مالی امداد فرماتے۔ اور اس میں دلی خوشی محسوس کرتے۔ مدرسہ احمدیہ میں پڑھنے والے بچوں کے لئے آپ کی جیب خاص سے تین مستقل وظائف جاری ہیں۔ جو گویا آپ کی طرف سے صدقہ جاریہ کا رنگ رکھتے ہیں۔ اسی طرح درویشان کے ایسے بچے جو اعلیٰ تعلیم حاصل کرنے کے قابل ہیں' ان کے لئے بھی آپ کے نیک مال کا حصہ ادا ہوتا رہا ہے۔

الغرض اگر اللہ تعالیٰ نے آپ کو دولت کی نعمت سے نوازا تو ساتھ ہی خدا نے دل میں خدا کی راہ میں مال خرچ کرنے کی وسعت بھی بخش رکھی تھی۔ یہ ایک خاص وصف ہے جو محض خدا کے فضل سے ہی کسی شخص میں پایا جاتا ہے.......

(آپ کے بیٹے مکرم میاں منیر احمد صاحب بانی و مکرم میاں نصیر احمد صاحب بانی) باوجود بڑی کوشش کرنے کے (کلکتہ سے) کراچی جا کر اپنے باپ کو آخری بار ملنے اور (اس) موقعہ پر ان کی خدمت بجالانے کی سعادت سے محروم رہے۔ جو بدلے ہوئے حالات کے لحاظ سے بجائے خود ایک بڑا ہی دلسوز امر ہے۔

ادارہ بدر......(ان کے اہل و عیال سے) دلی تعزیت کا اظہار کرتے ہوئے دعاگو ہے کہ اللہ تعالیٰ آپ کو اپنے قرب خاص میں جگہ دے اور اس کی رضا حاصل ہو۔ اور سب اولاد کو نیک باپ کا سچا جانشین بنائے اور سب کو اس غیر معمولی صدمہ میں صبر جمیل عطا فرمائے۔ آمین۔

سردار بشیر احمد انجینئر

# دریائے رائن- رومیل- بیت ٹورانٹو

محترم سردار بشیر احمد صاحب انجینئر اپنی کتاب داستان حیات میں لکھتے ہیں:

دریائے رائن کی جہاز کے ذریعے سیر کی۔ وہاں خوبصورت مناظر ہیں۔ دریا کے ساتھ متعدد قلعے بنے ہوئے ہیں جن کا کوئی استعمال نہیں۔ جنرل رومیل اسی علاقے کا رہنے والا تھا۔ ۱۹۴۴ء میں ہٹلر کے کندھے پر اس نے مغربی محاذ یورپ کا دورہ کر کے رپورٹ کی کہ اس طرف کے جرنیل عیش پرست ہیں۔ ان پر جرمنی کے تحفظ کا انحصار نہیں کیا جا سکتا۔ اس پر یہ جرنیل اس کے مخالف ہو گئے اور ایک سازش کے تحت اسی پر غداری کا الزام لگایا اور فرضی عدالتی کارروائی شروع کی۔

عدالت میں طلب کرنے کو دو جرنیل فوکس ویگن پر اس کی قیام گاہ پر آئے اور اس کو کہا کہ ہمارے ساتھ عدالت میں چلو یا یہ زہر کے کیپسول چبا کر اپنا خاتمہ کر لو۔ اندر جا کر اپنی لیڈی سے مشورہ کیا۔ اس نے کہا عدالت میں پیش ہو جاؤ۔ تو اس نے کہا کیا پتہ میں راستے میں ہی ہلاک کر دیا جاؤں لیکن صبر کرو میں جا رہا ہوں۔ جاتے جاتے کار میں پچھلی سیٹ پر اس نے کیپسول چبا لی اور نصف منٹ میں ختم ہو گیا۔ طے شدہ پروگرام کے تحت قریب کے ہسپتال میں نعش دکھا کر رپورٹ لی کہ اس کو ہارٹ اٹیک ہوا ہے۔

پندرہ میل پر ایک دوسرے ہسپتال سے اس کی موت کا سرٹیفکیٹ لے لیا گیا۔ وہ عظیم جرمن فوج جو اس کی کمانڈ میں لیبیا میں جنرل منٹگمری سے لڑ رہی تھی سخت مایوس ہوئی اور انہوں نے اس پر ہنگامے کئے۔ وقت نہ ہونے کے باعث میں اس کے گھر اور قبر پر نہ جا سکا۔

فرینکفورٹ سے واپسی پر ہمبرگ کے قریب اپنی عزیزہ امۃ الرشید اہلیہ محمد ارشد کے ہاں آیا امۃ الرشید ان دنوں بلامعاوضہ نرسنگ کی ٹریننگ لے رہی تھی۔ اس نے پاکستان میں ملتان سے نرسنگ کورس پاس کر کے لیبیا میں کرنل قذافی کے گھر بارہ سال تک سروس کی تھی اب اس کو جرمنی میں سروس کرنے کی اجازت مل گئی ہے۔

اس کے بعد میں واشنگٹن گیا۔ پھر ٹورانٹو۔ کینیڈا میں جلسہ سالانہ دیکھا اور (بیت الاحمدیہ) کے افتتاح میں شامل ہوا۔ "بیت" ٹورانٹو کے متعلق تو آپ نے سن لیا ہو گا کہ اس جیسی "بیت" پورے مغرب میں نہیں ہے۔ میں نے اپنے سول انجینئر ہونے کی حیثیت سے اس کی تعمیر کو بنظر غور دیکھا اور تلاش میں رہا کہ کہیں کسی جگہ امپروومنٹ کی گنجائش ہو۔ مگر ناکام رہا۔ گلزار صاحب آرکیٹکٹ جو اسماعیلی فرقہ سے تعلق رکھتے ہیں۔ کو مولوی نسیم مہدی جیسے تعاون کرنے والے دوست مل گئے اور کسی طرف سے کسی قسم کی رکاوٹ پیدا نہیں ہوئی اور نہ ہی اعتراض کئے گئے۔ سوائے ایک صاحب کے جن کے اعتراضات کو لے کر حضرت امام جماعت کی خدمت میں لندن میں پیش ہونا پڑا۔ آخر میں گلزار صاحب کی ہر تجویز کو تسلیم کیا گیا اور ان صاحب کے اعتراضات بے معنی ثابت ہوئے۔ اس طرح یہ بیت بڑی شان سے تکمیل کو پہنچی۔ سب تعریف اللہ ہی کے لئے ہے۔

اس (بیت الاحمدیہ) میں ایک مجلس سوال و جواب میں مجھے حضرت صاحب کی طرف سے ایک روایت سنانے پہ ارشاد ہوا۔ "آپ لکھیں" تو ارشاد کی تعمیل میں وہ روایت لکھی گئی۔ اور اسی سلسلے میں یہ داستان حیات لکھنے کی توفیق ملی۔

○ "اپنے (واقفین نو) کے گھر میں اچھے مزاج کو جاری کریں۔ قائم کریں"۔

(حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

محمد شریف خالد- ایڈووکیٹ

# حضرت قاضی محمد ظہور الدین صاحب اکمل

(1881ء - 1966ء)

حضرت قاضی صاحب کی تاریخ پیدائش ۱۸۸۱-۳-۲۵ بمقام گولیکی ضلع گجرات ہے۔ آپ کے والد ماجد حضرت مولوی امام الدین صاحب ایک عالم اور فاضل تھے۔ درس نظامی کے طور پر علماء سے اکتساب کیا اور اس "چشمہ فیض" کو جاری رکھا۔ آپ کا تخلص فیض اور مفیض بھی تھا۔ حضرت مولوی غلام رسول صاحب راجیکی نے آپ سے اکتساب کیا اور آپ کی شاگردی (گولیکی میں) میں ہی بیعت سے شرف یاب ہوئے۔ حضرت مولوی امام الدین صاحب کے والد محترم مولوی بدر الدین صاحب اپنے زمانہ کے عظیم عالم تھے۔ ان کے متعلق عطاء محمد صاحب نائب تحصیلدار گجرات نے تاسفیہ قصیدہ میں اظہار عقیدت یوں کیا ہے۔

کجا آں درس گولیکی واستادے چو بدر الدین
بلیغ الفضل چوں معنی فصیح ثانی سحباں

(بحوالہ تذکرہ از ڈاکٹر احمد حسین قریشی
قلعہ داری مطبوعہ ۱۹۸۲ء- ۱۲- ۳۰)

حضرت قاضی محمد ظہور الدین اسی علمی خانوادہ کے چشم و چراغ تھے۔ اور انہوں نے خاندانی روایت کو آگے بڑھایا۔ اور اس میں فن اخبار نویسی کو شامل کر کے فشار علم کے تقاضے پورے کئے۔ ذیل میں آپ کے وہ حالات درج کئے جا رہے ہیں جو انہوں نے ربوہ میں ۱۹۶۵ء میں اپنے ایک عزیز محترم پیر محمد اکبر صاحب سقراط ساکن گولیکی کو املا کرائے۔ جو کہ کتابی تذکرہ تو ہے لیکن طباعت و اشاعت کے مراحل سے نہیں گزرا۔

حضرت قاضی اکمل صاحب فرماتے ہیں:

۱۸۹۵ء میں کنجاہ (ضلع گجرات) سے ورنیکلر مڈل پاس کر کے مشن ہائی سکول گجرات کی سپیشل کلاس (برائے انگریزی مڈل) میں داخل ہوا۔ ان ایام میں حافظ محمد حسین صاحب ڈنگہ سے آئے۔ ان کے ذریعے "ازالہ اوہام" (چھوٹی تقطیع) ملی۔ جس میں دعویٰ کی دلیل مدلل تھی۔ اس سے بہت تقویت ہوئی۔ والد ماجد (حضرت مولوی امام الدین) کے پاس لوگ تعویذ لینے دم۔ دعا کرانے کے لئے آیا کرتے تھے۔ آپ حکمت عملی سے ان کے مذاق کے مطابق حضرت بانی سلسلہ کے ظہور کی باتیں بتاتے رہتے۔ حضرت مولوی غلام رسول صاحب راجیکی حضرت والد صاحب سے مثنوی مولانا روم پڑھنے کے لئے گولیکی میں کچھ عرصہ قیام پذیر ہوئے۔ وہ ایک عامل خاندان سے تھے۔ ان سے بھی والد صاحب کہتے رہتے کہ اللہ تعالیٰ سے احمدیت کی حقانیت کے متعلق انکشاف چاہو۔

میں ۱۸۹۷ء میں سینئر سپیشل کلاس پاس کر کے گھر آگیا۔ اور بوجوہ مزید تعلیم سکول۔ کالج کی جاری نہ رہ سکی۔ رواجی علوم کی طرف (عربی۔ فارسی) متوجہ ہوا۔ اب میری تعلیم دو غلام رسول صاحبان کے ساتھ ہونے لگی۔ (۱) حضرت مولوی غلام رسول صاحب راجیکی اور حضرت مولوی غلام رسول صاحب لنگوی جو کہ روزانہ گھوڑی پر مغرب سے دو میل کی مسافت موضع لنگے سے درس لینے آتے تھے۔ میں بطور سامع ہی دروس میں شامل ہوتا رہا۔ اور اس طرح صرف۔ نحو۔ فقہ۔ منطق اور علم وراثت کے متعلق سمعی طور پر شعور حاصل ہوا۔ بعد ازاں منشی فاضل (فارسی) اور مولوی فاضل (عربی) کی کتب والد صاحب سے پڑھیں لیکن امتحانات میں شامل نہ ہو سکا۔ البتہ اس دوران اس وقت کی اخباری دنیا سے تعارف بڑھتا گیا۔ اور اشعار بھی کہہ لیا کرتا۔

اول اول "کریما" کا فارسی سے اردو میں ترجمہ کیا۔ پھر کئی کتب تالیف کیں "اردو خط و کتابت" لکھی جس کے متعلق ڈسٹرکٹ انسپکٹر آف سکول ضلع گجرات نے کہا کہ ہمیں اس کا علم پہلے ہوتا تو اسے مدارس میں رائج کر لیتے۔ بعض اور چھوٹی چھوٹی کتب تالیف کیں۔ اور طبع ہوئیں۔ کلام اللہ سے تاریخی واقعات منظوم کئے۔ مولوی فضل الدین "وفادار" والے نے دو جلدیں چھاپیں باقی مسودات انہی کے پاس رہ گئے اور طبع نہ ہو سکے۔

۱۹۰۴ء میں حضرت صاحب لاہور تشریف لائے تو باوجود کمزوری طبع کے مولوی غلام رسول صاحب لنگوی کے ساتھ وہاں پہنچ گیا۔ زیارت اور دستی بیعت کی۔ اگرچہ بیعت بذریعہ ڈاک کر چکا تھا۔ "لیکچر لاہور" سننے کی سعادت حاصل کی۔ بعد ازاں "لیکچر سیالکوٹ" بھی سننے کی توفیق ملی۔ حضرت مولوی عبد الکریم صاحب نے واپسی پر وزیر آباد ریلوے سٹیشن پر فرمایا کہ آپ قادیان آجائیں۔

۱۹۰۸ء میں جب حضرت صاحب آخری بار لاہور تشریف لائے اور ۲۶ مئی ۱۹۰۸ء کو وصال ہو گیا تو اس قیام کے دوران میری اطلاع پر میرے چھوٹے بھائی مولوی نور الدین صاحب اجمل اور پیر رشید احمد صاحب ارشد لاہور آئے اور حضرت بانی سلسلہ کی زیارت کی سعادت حاصل کی۔

مضمون کو سمیٹتے ہوئے "نغمہ اکمل" مرتبہ محترم عبد الرحمان جنید صاحب سابق سپرنٹنڈنٹ دفتر تعلیم الاسلام کالج ربوہ سے ایک مختصر اقتباس پیش کیا جاتا ہے ۱۹۰۶ء سے ۱۹۱۱ء تک آپ نے اخبار "بدر" قادیان میں حضرت مفتی محمد صادق صاحب کے نائب کے طور کام کیا۔ بعد ازاں حضرت صاحب ثانی نے آپ کو رسالہ تشحیذ الاذہان کا ایڈیٹر مقرر کیا۔ ۱۹۲۰ء میں اردو ریویو آف ریلیجنز (Review Of Religions) کی ادارت کے علاوہ آپ نے ناظم طبع و اشاعت (بطور مہتمم) کام کیا۔ یہ ادارہ قادیان سے شائع ہونے والے جماعت کے تمام اخبار و رسائل الفضل۔ مصباح۔ سن رائز (Sunrise) وغیرہ کی اشاعت کا اہتمام کرتا تھا۔ آپ ادارت اور مینجری خود کرتے رہے۔ ۱۹۳۸ء میں فرائض سے سبکدوش ہونے کے بعد خانہ نشین ہو گئے۔ البتہ مشق سخن برابر جاری رہی۔ نغمہ اکمل ۵۲۸ صفحات کی ضخیم کتاب ہے۔ جو کہ ۲۷ ستمبر ۱۹۶۷ء کو ربوہ سے شائع ہوئی تھی۔

حضرت قاضی صاحب کی وفات اور تدفین بہشتی مقبرہ ربوہ میں ۱۹۶۶ء-۹-۲۷ کو ہوئی اللہ تعالیٰ درجات بلند فرمائے۔ آمین

---

انور ندیم علوی - ایڈووکیٹ

# مکرم چوہدری نور دین صاحب

مکرم چوہدری نور دین صاحب ۱۸۸۳ء میں پیدا ہوئے کہ ملازمت کے سلسلہ میں ضلع ساہیوال میں تعیناتی ہوئی اور پھر ضلع شیخوپورہ سے مستقلاً ضلع ساہیوال میں آباد ہو گئے محکمہ مال میں پٹواری تھے۔ آہستہ آہستہ ساری برادری کو ساہیوال لے آئے۔ ۱۹۲۶ء میں وصیت کی۔ چک نمبر L-6/11 میں مستقل رہائش رکھی۔ اس علاقے میں ذیلدار بنائے گئے۔ گاؤں کے لئے بہت سے اصلاحی کام کئے۔ گاؤں کی بہبود کے لئے ان کی کوششوں کی وجہ سے گاؤں کا نام چک نمبر ۶ نور دین والا پڑ گیا۔

دستر خوان وسیع تھا اور جو کوئی اپنا تھا یا بیگانہ آپ کے ہاں سے کھانا کھا کر جاتا آپ کے رکھ رکھاؤ کی شیریں یادیں ساتھ لے کر جاتا۔ قدرت کی طرف سے فراست کے معاملہ میں وافر حصہ پایا۔ گفتگو میں مدبرانہ سوچ کی جھلک نمایاں ہوتی۔ بات کرنے والا ان کی باتوں کو اپنے دل کے اندر اترتے ہوئے محسوس کرتا۔ ماتحت آپ کی عزت اور توقیر ان کے دبدبے کی وجہ سے نہیں بلکہ ان کی شفقت کی وجہ سے کرتے۔ حکام بالا آپ کی کارکردگی اور دیانت داری سے اس قدر متاثر تھے کہ آپ کی بات کو رد کرنا ان کے لئے قریباً قریباً ناممکن ہوتا۔ عمر کے لحاظ سے چوہدری نور دین چھ بھائیوں میں سب سے چھوٹے تھے مگر سب سے پہلے جماعت احمدیہ میں شمولیت اختیار کی۔

جماعت سے تعلق کو ہمیشہ اپنے لئے وجہ افتخار سمجھا۔ ایک دفعہ عقیدے کی بنیاد پر آپ کے خلاف حکام بالا میں شکایت گئی کہ چوہدری نور دین کو ذیلدار نہیں ہونا چاہئے کہ وہ احمدی ہے۔ تقسیم برصغیر سے کافی پہلے کا واقعہ ہے۔ انگریز افسر نے سوال کیا کہ نور دین سرکاری امور کی سر انجام دہی کے لئے کیسا ہے؟ جواب ملا کہ ذیل کے کاموں کے لئے پورے علاقے میں نور دین سے بہتر کوئی دوسرا شخص نہیں ہے۔ تو اس افسر نے کہا کہ ہمیں امور مملکت میں محنتی اور ایماندار لوگ چاہئیں اور بس۔ چنانچہ چوہدری نور دین کے نام کے ساتھ لفظ "ذیلدار" ہمیشہ کے لئے ان کی پہچان بن گیا۔

بہت ہی نیک، عبادت گزار اور دعا گو انسان تھے۔ دعا کے لئے الگ کمرہ "بیت الدعا" مخصوص تھا۔ سلسلہ کی کتابیں پڑھنے اور جمع کرنے کا شوق تھا۔ آپ کی وفات کے کافی عرصہ بعد میں نے اپنے بچپن میں، ان کا خاص کمرہ "بیت الدعا" اور لائبریری کو دیکھا۔ سلسلہ کی کتب کے علاوہ زراعت آپ کا خاص پسندیدہ موضوع تھا۔ آپ ایک مثالی کاشتکار تھے۔ آجکل پکے کھال بن رہے ہیں مگر ساٹھ ستر سال پہلے اس قسم کا تصور نہ تھا۔ چوہدری نور دین اس وقت بھی کھال کو توڑی ملے چکنے گارے سے لیپ کرواتے کہ پانی ضائع نہ ہو اور آب پاشی زیادہ ہو سکے۔

حضرت امام جماعت الثانی ہماری دلی دعائیں آپ کے لئے) سے اخلاص اور فدائیت کا تعلق تھا۔ کافی عرصہ تک قادیان جلسہ سالانہ کے لئے ساہیوال سے ایندھن مہیا کرتے رہے۔ اپنی اولاد نہ تھی۔ تاہم تمام بھتیجے بھتیجیاں ان کے لئے اپنی سگی اولاد کی طرح تھے۔ ان کے رشتے وغیرہ بھی خود طے کرتے۔ اور وہ بھی ہمیشہ آپ کو اپنے خاندان کا سربراہ سمجھتے ہوئے آپ کی عزت کرتے۔ حکام بالا آپ کی بات مانتے تھے۔

انتظامی امور کا وسیع تجربہ تھا۔ کام کرنا اور کام لینا جانتے تھے۔ مذہبی معاملات میں نرمی کے قائل نہ تھے دینی اقدار پر کسی قسم کی سودے بازی گوارا نہ تھی۔ بہت ہی نڈر اور دلیری احمدی تھے۔ کشمیر کے لئے جب فرقان فورس میں شمولیت کے لئے پہنچ گئے۔ انتہائی خطرناک اور اگلے مورچوں کے قریب ڈیوٹی سرانجام دے رہے تھے۔ کہ آپ کے بالکل قریب ایک گولہ آکر پھٹا۔ آپ بیمار ہو گئے اس لئے لاہور لایا گیا اور چند ماہ علاج ہوتا رہا مگر جانبر نہ ہو سکے اور مولائے حقیقی سے جا ملے۔ موصی تھے۔ بہشتی مقبرہ میں دفن ہوئے۔ مولا کریم ہمیشہ اپنے فضل کی بارشیں آپ پر نازل کرے۔ اور دعا ہے کہ اس خاندان کے نوجوان آپ کی نیک یادوں کو اپنے اندر جاری رکھیں۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بین المملکتی حالات - واقعات - شخصیات

# برما کی مقبول خاتون لیڈر کی رہائی

برما کی مقبول ترین خاتون سیاسی لیڈر مادام آنگ سان سوکائی کو قریباً ۶ سال کی قید کے بعد رہا کر دیا گیا ہے برما کے فوجی ترجمان نے یہ بات بتائی۔ ان کو ان کے گھر میں نظر بند کیا گیا تھا۔ ان کو ۱۰۔ جولائی کو مقامی وقت کے مطابق شام ۴ بجے رہا کیا گیا۔ فوجی ترجمان نے ایک بین الاقوامی خبر رساں ایجنسی کو مادام سوکائی کی رہائی کی خبر ٹیلی فون پر دی مگر اور کسی قسم کی تفصیل نہیں بتائی۔

جاپان کے وزیر خارجہ نے بعد ازاں بتایا کہ نوبل امن انعام حاصل کرنے والی خاتون رہنما کو غیر مشروط طور پر رہا کیا گیا ہے۔ جاپان کی وزارت خارجہ نے بتایا کہ رنگون میں جاپانی سفارت خانے کو برما کی حکومت نے بتایا ہے کہ مادام سوکائی نے درخواست کی ہے کہ ان کو کچھ عرصہ حفاظت میں رکھا جائے۔ تاہم نے انہوں نے اس کی کوئی وجہ بیان نہیں کی۔

۵۰ سالہ مادام سوکائی کو ۲۰۔ جولائی ۱۹۸۹ء کو قید میں ڈالا گیا تھا۔ ان پر الزام تھا کہ وہ "ملک کے لئے خطرہ" ہیں۔ تاہم اس سارے عرصے میں نہ ان کو الزامات کی کوئی چارج شیٹ دی گئی اور نہ ہی کوئی مقدمہ چلایا گیا۔ برما پر کئی سال سے فوجی حکومت کر رہے ہیں۔

مادام آنگ سان سوکائی کو ۱۹۹۱ء میں نوبل امن انعام دیا گیا۔ مادام سوکائی فوج کے خلاف اپنی بے باک گفتاری کے باعث معروف تھیں اور ۱۹۸۸ء میں ان کی قیادت میں جب فوجی حکومت کے خلاف مہم چلائی گئی تو ہزاروں افراد گرفتار یا ہلاک ہو گئے تھے۔

برما کے سب سے زیادہ طاقتور فوجی جرنیل لیفٹیننٹ جنرل کھن یانت نے چند دن قبل ہی یہ بیان دیا تھا کہ مادام سوکائی کو رہا نہیں کیا جائے گا کیونکہ بقول ان کے "ایک فرد واحد کے حقوق ۴۵ لاکھ لوگوں کے حقوق پر فائق نہیں۔"

رنگون میں مقیم سفارت کار جو اس بیان کے پیش نظر یہ اندازہ لگائے بیٹھے تھے کہ مادام سوکائی کی نظر بندی کی مدت میں ایک بار پھر توسیع کر دی جائے گی۔ ان کی اچانک رہائی کا اعلان سن کر حیرت زدہ رہ گئے۔ ایک سفارت کار نے کہا کہ یہ حیران کن بات ہے لیکن یہ لوگ ہمیں حیران کرتے رہتے ہیں۔ جمعہ کو دیا جانے والا یہ بیان واضح کر رہا تھا کہ حکومت مادام سوکائی کی قید کی مدت میں مزید اضافہ کرنے کا ارادہ رکھتی ہے۔ تاہم انہیں اچانک رہا کر دیا گیا۔

جاپان نے سوموار کے روز مادام سوکائی کی رہائی کا خیر مقدم کرنے کا اعلان کیا تھا۔

جاپان کے وزیر خارجہ مسٹر یوہی کونو نے کہا کہ ہم مادام سوکائی کی رہائی کا خیر مقدم کرتے ہیں۔ کیونکہ اس سے برما کو جمہوریت کی طرف بڑھنے اور اپنے ملک کا انسانی حقوق کا ریکارڈ بہتر کرنے میں مدد ملے گی۔ انہوں نے کہا کہ برما کی حکومت نے عالمی برادری کی اپیلوں کو مان کر جو قدم اٹھایا ہے اس پر ہم اس کی تعریف کرتے ہیں۔ ہم اس ملک کی صورت حال کا جائزہ لیتے رہیں گے اور حکومت سے یہ مطالبہ کرتے رہیں گے کہ وہ اپنے ملک میں جمہوریت اور انسانی حقوق کی صورت حال کو بہتر بنائے۔

یاد رہے کہ مادام آنگ سوئی نے ملک میں ہونے والے عام انتخابات اکثریت سے جیت لئے تھے۔ لیکن برما کی فوجی حکومت نے انتخابات کے نتائج کو تسلیم نہ کیا اور اقتدار عوام کے حوالے کرنے کی بجائے عوامی لیڈر مادام آنگ سان سوئی کو جیل میں ڈال دیا۔ اور انتخابات کو کالعدم قرار دے دیا تھا۔ ان کی رہائی کے لئے عالمی سطح پر کوششیں کی جاتی رہیں مگر ناکام رہیں۔ ان کو جب نوبل انعام ۱۹۹۱ء برائے امن دیا گیا تب بھی ان کو رہا نہ کیا گیا تھا۔

○○○

## حکومت ایم کیو ایم بات چیت

حکومت اور ایم۔ کیو۔ ایم۔ کے کراچی دہشت گردی کے خاتمہ کے سلسلے میں گیارہ جولائی کو مکالمہ شروع ہو گیا۔ ایم کیو ایم نے اخباری ذرائع کے مطابق کہا کہ وہ اپنے گذشتہ سال کے اٹھارہ نکات پر زور دیں گے اور ان کے لیڈر اجمل دہلوی نے اخبارات کو بیان دیتے ہوئے اس بات پر زور دیا کہ اگر یہ گفت و شنید کامیاب نہ ہو سکی۔ تو پھر ایم کیو ایم ایک الگ صوبے کا مطالبہ کرے گی۔ کچھ عرصے سے اس مطالبے کے متعلق افواہیں اڑتی رہی ہیں اور کبھی ایم کیو ایم کی طرف سے ان کی تردید ہو جاتی ہے اور کبھی اسے مشروط کر دیا جاتا ہے۔ لیکن اب صحافیوں سے بات کرتے ہوئے اجمل دہلوی نے کہا ہے کہ وہ گفت و شنید کی ناکامی کے نتیجہ میں ایک الگ صوبہ بنانے کا مطالبہ کریں گے۔ اور اگر ایسا نہ ہو سکا تو بیرونی حکومت کی مداخلت کا خطرہ ہے یا اپنے ملک میں خانہ جنگی کا۔ یہ باتیں سن کر عوام الناس کا دل دہلتا ہے اور وہ دعائیں کرتے ہیں کہ ایم کیو ایم اور حکومت آپس میں کسی ایسی بات پر اتفاق کرلیں جس سے ملک کو اور خاص طور پر کراچی اور اس کے گرد و نواح کو امن نصیب ہو جائے۔

○○○

## جنرل حمید گل / ایم کیو ایم

ایم۔ کیو۔ ایم کی ٹیم کے لیڈر اجمل دہلوی نے بتایا ہے کہ جنرل حمید گل اپنا پانچ نکاتی منصوبہ لے کر انگلستان گئے ہیں۔ وہاں وہ الطاف حسین سے ملیں گے اور انہیں بتائیں گے کہ ان کا منصوبہ کیا ہے۔ جب ان سے پوچھا گیا کہ کیا ان کے منصوبے پر عمل ممکن ہے۔ تو انہوں نے کہا کہ ایک تو انہوں نے اپنا منصوبہ بتایا نہیں دوسرے کسی ایک شخص کے منصوبے پر پوری طرح عمل نہیں ہو سکتا۔ یہ منصوبہ جب تک ایم کیو ایم کے چیف اس کی تصدیق نہیں کریں گے زیر عمل نہیں آئے گا۔

○○○

## تائیوان کو تسلیم کرنے کا مطالبہ

امریکی ایوان نمائندگان کے سپیکر مسٹر نیوٹ جنگرچ نے صدر کلنٹن سے مطالبہ کیا ہے کہ وہ تائیوان کو ایک آزاد اور خود مختار ملک کے طور پر تسلیم کرلیں اور چین کے بارے میں امریکی پالیسی میں انقلابی تبدیلی لائیں۔ انہوں نے یہ بھی کہا کہ چین پر ایسی محتاط اقتصادی پابندیاں عائد کی جائیں جو اس کے عوام کو تکلیف دیں۔ تاہم انہوں نے چین کے لئے اقتصادی طور پر "سب سے زیادہ پسندیدہ قوم" کا مرتبہ قائم رکھنے کی بھی تلقین کی۔

ری پبلیکن پارٹی سے تعلق رکھنے والے سپیکر کی آواز میں کتنا وزن ہے اور کیا ری پبلیکن پارٹی ان کی تائید کر کے صدر کلنٹن پر دباؤ ڈالے گی یا نہیں یہ سوال اہم ہے۔

تاہم سپیکر موصوف کی ناراضگی کا فوری سبب یہ ہے کہ چین نے امریکہ کے انسانی حقوق کے ایک پرچارک مسٹر ہیری وو کو گرفتار کر لیا ہے۔ ان پر الزام لگایا گیا ہے کہ وہ چین کی جاسوسی کرتے ہیں۔ ۵۸ سالہ ہیری وو چین میں پیدا ہوئے مگر وہ امریکی شہری ہیں۔ ان پر الزام ہے کہ وہ فرضی نام پر چین میں داخل ہونے کی کوشش کر رہے تھے۔

مسٹر جنگرچ سے پوچھا گیا کہ وہ اپنی بات میں کس حد تک سنجیدہ ہیں تو انہوں نے کہا کہ میں اس کے لئے سر دست مہم چلاؤں گا۔ ہم چین کو یہ بتا دینا چاہتے ہیں کہ وہ حقائق کو تسلیم کرلے۔ تائیوان ایک الگ اور خود مختار ملک ہے اور اس کی اس حیثیت کو تسلیم کیا جانا چاہئے۔

واشنگٹن میں مسٹر جنگرچ اپوزیشن کی سب سے زیادہ مضبوط آواز متصور ہوتے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ ایک ہی بار اس معاملے کو ختم کیا جائے کیونکہ جب بھی ہم تائیوان کے بارے میں کوئی چھوٹا سا قدم اٹھاتے ہیں چین جواباً زیادہ شدید رد عمل کا اظہار کرتا ہے۔ اور ضرورت سے زیادہ بات کو بڑھا دیتا ہے۔

یاد رہے کہ اس سے قبل جب تائیوان کو ایشیائی اولمپکس میں شامل کیا گیا اور تائیوان کے صدر نے امریکہ کا دورہ کرنے کا ارادہ کیا تو چین نے بڑے شدید رد عمل کا اظہار کیا تھا۔ اور امریکہ سے اپنا سفیر واپس بلا لیا تھا۔

○○○

بقیہ صفحہ 3

پنڈت صاحب اپنے دو بیٹوں کی مدد سے اس لڑکی کو رسی سے باندھ کر میری طرف چل پڑے۔ اڑھائی میل کا فاصلہ ان کے لئے تیس میل بن گیا۔ بڑی مشکل سے وہ میرے پاس اس وقت پہنچے جب میں عشاء کی عبادت سے فارغ ہو کر ابھی اکیلا بیت الذکر میں ہی بیٹھا تھا کہ باہر سے چیخ کی آواز آئی۔ باہر چاند کی روشنی تھی۔ باہر نکلا تو کیا دیکھتا ہوں کہ ایک خوبصورت نوجوان لڑکی کو رسیوں سے باندھے ہوئے اس کے بھائی دور دور کھڑے ہیں کیونکہ وہ انہیں کاٹتی تھی۔ اس کے کھلے ہوئے بال بکھرے ہوئے ہیں۔ سر پر کوئی کپڑا نہیں ہے لہنگہ پہنے ہوئے تھی۔ انہوں نے مجھے سلام کیا اور کہنے لگے کہ مولوی صاحب ہم اپنی لڑکی کو آپ کی تعریف سن کر لائے ہیں۔ اس کا کوئی علاج کریں۔ میرا اپنا دل اس بچی کو مصیبت میں دیکھ کر افسردہ اور آنکھیں اشکبار ہو گئیں۔ اور دل سے اس کی شفایابی کے لئے دعا نکل رہی تھی۔ میں نے انہیں تسلی دی اور اس کے بھائیوں سے اس کے پاؤں دھلا کر صف پر اسے بٹھا لیا اور اللہ تعالیٰ کا نام لے کر اسے بازو سے پکڑ لیا۔ گاؤں کے مرد اور عورتیں کافی تعداد میں وہاں اکٹھے ہو گئے۔ پنڈت جی کو سب نے پہچان لیا۔ میں نے اپنے گھر سے صاف پانی کا گلاس منگوایا اور اس بچی کو صف پر لٹا کر اس پر اپنا صافہ ڈال دیا اور سب سے کہہ دیا کہ اس جگہ اب کوئی بات نہ کرے۔ درد دل سے دعا کی اور پانی کا پہلا چمچہ جب میں اس کے منہ میں ڈالنے لگا تو لڑکی بے ہوش ہو چکی تھی اور اس کا منہ بند تھا۔ میں نے پنڈت کو اشارہ سے کہا کہ اس کا منہ کھولو تاکہ پانی ڈالا جا سکے۔ کہنے لگے مجھ سے نہیں کھلتا آپ ہی کھولیں۔ خیر میں نے منہ کھول کر دو تین چمچ پانی ڈالا تو لڑکی نے انگڑائی لی۔ مجھے بھی قدرے تسلی ہوئے پھر دعا شروع کر دی اور اس پر پانی چھڑکا۔ وہ اٹھ کر بیٹھ گئی۔ بارہ دنوں سے بیمار اس لڑکی کو نصف گھنٹہ کے بعد خدا تعالیٰ نے بات کرنے کی توفیق دی۔ میں نے اپنا بستر گھر سے چوپال پر ہی منگوا لیا اور لڑکی کو گھر بھیج دیا۔ پنڈتوں کو گھر سے گندم کا آٹا اور گھی وغیرہ منگوا دیا۔ انہوں نے "بھورے ملی" (کوئلوں پر آٹے کے پیڑے بنا کر رکھ دیتے ہیں اور پک جانے پر گڑ اور گھی ملا کر کھا لیتے ہیں) بنا کر کھا لئے۔ ادھر جب لڑکی میرے گھر پہنچی تو میری

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بیوی نے میرے پیغام بھیجنے پر لڑکی سے پوچھا کہ آپ کیا کھائیں گی۔ لڑکی ہندی پڑھی ہوئی تھی۔ کہنے لگی کہ میں نے جب مولوی صاحب کے ہاتھ سے پانی پی لیا ہے تو اب ان کے گھر کی پکی ہوئی روٹی کھا لینے میں کیا حرج ہے؟ اگر ہو تو مجھے پھلکیہ (چپاتی) دیدو اور سالن کیا ہے؟ اس نے کہا کلیہ (یعنی گوشت)۔ اس لڑکی نے خوب پیٹ بھر کر گوشت روٹی کھائی وہ کئی دنوں سے بھوکی بھی تھی۔ خیر دن چڑھا ہم عبادت سے فارغ ہو کر چوپال پر بیٹھ گئے تو پنڈتوں نے میرا بہت شکریہ ادا کیا اور پچیس روپے میرے سامنے رکھ دیئے میں نے کہا پنڈت صاحب ہم لوگ خدا کی ساری مخلوق کے ہمدرد ہیں۔ میں حکیم نہیں ہوں۔ خدا تعالیٰ سے دعا کرتا ہوں وہ منظور کرلے تو اس کی مہربانی ہو جاتی ہے ورنہ ہمارا کوئی زور نہیں ہے۔ جیسے وہ آپ کی بچی ہے ویسے ہماری بچی ہے۔ میں نے کبھی کسی سے کچھ نہیں لیا اور نہ اب لوں گا۔ اس رقم سے آپ اس بیوہ کی مدد کردیں جس کے چھوٹے چھوٹے بچے ہوں تو اس کا آپ کو فائدہ پہنچ جائے گا۔ ان پر اس بات کا بہت نیک اثر ہوا۔ لڑکی تو گھر سے ناشتہ کر آئی اور آکر آواز دی کہ اب چلیں۔ لڑکی نے میرے گھٹنوں کو ہاتھ لگا کر سلام کیا اور پنڈت صاحب بھی سلام کرکے چلے گئے۔ انہوں نے اپنے گاؤں میں جاکر ہماری بزرگی اور نیکی کا خوب پرچار کیا۔ جس دن لڑکی کی بارات آئی اس دن اس کا بھائی گھوڑی لے کر میرے پاس مجھے لینے آیا۔ میں نے بھی اپنا (دعوت الی اللہ کا) فائدہ ملحوظ رکھ کر اس کے ساتھ جانا پسند کیا۔ وہاں لے جاکر انہوں نے میری بہت آؤ بھگت کی غرضیکہ بہت شہرت ہوئی۔

---

بقیہ صفحہ 1

کرتے ہیں مگر خدا کی گہری محبت کے نتیجے میں مجبور ہو کر ایسا کرتے ہیں اس کو (بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ) فرمارہے ہیں خارق عادت تعلق۔

عام دنیا کے نیک آدمی بھی ایک تعلق اللہ سے رکھتے ہیں' روزمرہ قربانیاں دیتے ہیں مگر وہ تعلق خارق عادت نہیں ہے۔ انسانوں میں ایسے تعلق ہر جگہ ملتے ہیں جہاں وہ تعلق انسانوں کے دائرے سے بڑھ کر دکھائی دے وہ وہ دائرہ ہے جسے خارق عادت کہا جاتا ہے 'عادت کے برعکس' عادت کو توڑ کر ایک نئے دائرے میں داخل ہو گیا ہے۔ حضرت (بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ) فرماتے ہیں کہ جب خدا کا ایسا بندہ مشکل میں آتا ہے تو خدا کے قانون کے دائرے توڑے جاتے ہیں اور خدا ان قوانین کو وہاں جاری کرتا ہے جو پہلے سے موجود تھے مگر ایک اور وسیع تر دائرے سے تعلق رکھتے تھے۔ تو عام قانون کے دائرے پھاڑ دیئے جاتے ہیں اور ایسے بندے کے لئے خدا خارق عادت نمونے دکھاتا ہے۔ تو ناممکن تو نہیں ہے' ہم دنیا میں خدا کے غیر معمولی بندوں میں یہ باتیں دیکھتے ہیں مگر روزمرہ کے طور پر یہ واقعات نہیں ہوتے اور جن کے حق میں ہوتے ہیں ان کی عادتیں روزمرہ والی عادتیں نہیں ہوتیں' ان سے مختلف ہوا کرتی ہیں۔ تو میں ایک عام تربیت کے حوالے سے آپ کو سمجھا رہا ہوں دعاؤں کے اوپر وہ انحصار نہ کریں جو دعائیں آپ کی طاقت سے باہر ہیں۔ روزمرہ کی دعاؤں کا آپس میں تعلق جاری و ساری ہے۔ اس دائرے کے اندر رہتے ہوئے اس وقت دعائیں کریں جب عام طور پر یہ دعائیں سنی جانی چاہئیں۔ اور دعائیں عام طور پر سنی جانے کا ایک راز یہ ہے جو خارق عادت نہیں بلکہ عام عادت کا حصہ ہے کہ جب آپ خدا کے پاس اس وقت جاتے ہیں جب یہ مشکل ابھی پڑی نہیں ہوتی اس سے محبت کی باتیں کرتے ہیں' اپنا تعلق بناتے ہیں اور آئندہ آنے والی مشکلات سے پناہ مانگتے ہیں تو یہ جو تعلق ہے یہ بے لوث تعلق کہلاتا ہے۔ مصیبت تو ابھی پڑی کوئی نہیں' جب مصیبت پڑ جائے اور آپ دوڑے دوڑے جاتے ہیں تو صاف پتہ چلتا ہے کہ مصیبت مجبور کرکے 'گھیر کے خدا کے پاس لے گئی ہے اور مصیبت نہ پڑی ہو اور جائیں اور پھر سوچیں کہ یہ مصیبت پڑ بھی سکتی ہے تو یہ درخواست بھی عرض کردیں کہ اے خدا اس قسم کی مصیبتوں سے ہمیں بچا تو وہ دعائیں زیادہ مقبول ہوتی ہیں۔ اسی لئے اولاد کے حق میں وہ دعائیں زیادہ مقبول ہوتی ہیں جو ان کے پیدا ہونے سے پہلے کی جاتی ہیں اور تعلق باللہ کی خاطر محض اس لئے مانگی جاتی ہیں کہ میرے بچے تیرے رہیں کسی اور کے نہ بن جائیں۔ یہ وہ لوگ ہیں جو خدا کو نہیں بھلاتے اور ان کی اولادیں پھر بھلائی نہیں جاتیں نہ بندوں کی طرف سے بھلائی جاتی ہیں نہ خدا کی طرف سے بھلائی جاتی ہیں۔

پھر جب بچپن میں آپ ایسے اثرات دیکھتے ہیں تو وہ وقت ہے تشویش کا اور اگر پیدائش سے پہلے دعائیں نہ بھی مانگی گئی ہوں تو بیماری کے آغاز ہی میں انسان حساس ہو جائے اور احساس کی وجہ یہ ہو کہ اللہ سے تعلق کے معاملے میں بچے دور ہو رہے ہیں' وہ تعلق کمزور پڑ رہا ہے تو یہ بھی بے لوث دعاؤں کے دائرے میں آئے گا کیونکہ درحقیقت آپ کی محبت جو بچوں کے لئے ہے اور آپ کی محبت جو اللہ کے لئے ہے یہ دونوں ہم آہنگ ہو جاتی ہیں اور ایسے مواقع پر ان بچوں کی حق میں آپ کی دعائیں زیادہ اثر دکھائیں گی۔ تو جب بھی بیماری کے آغاز دیکھیں اس وقت خدا کی طرف متوجہ ہوں اور یہ تبھی ممکن ہے اگر غیر اللہ کا رعب آپ کے دل میں نہ ہو۔ اگر غیر اللہ کا رعب آپ کے دل میں پڑ جائے تو ان دعاؤں کی توفیق ہی نہیں ملتی۔ دل سے وہ ہوک اٹھتی ہی نہیں ہے جو آسمان تک جایا کرتی ہے۔ وہ ہوک تب اٹھتی ہے جب انسان خدا کے پیار میں مبتلا ہو اور اس کے برعکس باتیں دیکھے اور اپنا بس نہ چلے پھر وہ آہ دل سے اٹھتی ہے جو ایک مقبول دعا بن کے عرش کے کنگرے ہلا دیا کرتی ہے۔

تو اپنی اولاد کو بچپن ہی سے یاد رکھیں اور یہ تبھی ممکن ہے کہ آپ بچپن ہی سے اللہ کو یاد رکھیں۔

(از خطبہ 20- جنوری 95ء)

---

# وصایا

## ضروری نوٹ

مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز کی منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جارہی ہے کہ اگر کسی شخص کو ان وصایا میں سے کسی کے متعلق یا کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو دفتر بہشتی مقبرہ کو پندرہ یوم کے اندر اندر تحریری طور پر ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔

سیکرٹری
مجلس کارپرداز

**مسل نمبر ۳۰۱۰۷** میں علی ضرار سلیم ولد مرزا محمد سلیم قوم راٹھر پیشہ طالب علمی عمر ۲۱ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن گلشن اقبال کراچی بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۹۵-۴-۲۹ میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے اس وقت مجھے مبلغ ۹۰۰ روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہو گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد علی ضرار سلیم B-۲۱۵ بلاک نمبر ۶ گلشن اقبال کراچی گواہ شد نمبر ۱ چوہدری صغیر احمد چیمہ صدر مجلس موصیاں کراچی گواہ شد نمبر ۲ ملک جاوید احمد وصیت نمبر ۲۱۹۸۶۔

**مسل نمبر ۳۰۱۰۸** میں وسیم احمد ولد رفاقت اللہ خان قوم ڈھلو پیشہ طالب علمی عمر ۲۱ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن گلشن اقبال کراچی بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۹۵-۴-۲۹ میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے اس وقت مجھے مبلغ -/۳۰۰ روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہو گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد وسیم احمد ساکن 1/15 FL 11/1 گلشن اقبال کراچی گواہ شد نمبر ۱ چوہدری صغیر احمد چیمہ صدر مجلس موصیاں کراچی گواہ شد نمبر ۲ ملک جاوید احمد وصیت نمبر ۲۱۹۸۶۔

**مسل نمبر ۳۰۱۰۹** میں اشتیاق احمد ولد ڈاکٹر محمد سرور خان قوم پٹھان پیشہ طالب علمی عمر ۲۴ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن منگو لنڈی بالا ضلع پشاور بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۹۵-۲-۱۲ میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱/۸ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے اس وقت مجھے مبلغ -/۳۰۰ روپے ماہوار بصورت وظیفہ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی ۱/۸ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہو گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد اشتیاق احمد ساکن منگو لنڈی بالا p.o باڑہ ضلع پشاور گواہ شد نمبر ۱ مغفور احمد مربی سلسلہ کوراٹ نمبر ۵۹ صدر انجمن احمدیہ گواہ شد نمبر ۲ صیاد احمد ابن ممبوں شاہ اچینی پایاں پشاور۔

**مسل نمبر ۳۰۱۱۰** میں ظفر اللہ وہاب ولد عبد الوہاب قوم احمدی پیشہ طالب علم عمر ۱۸ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن جاکے چیمہ ضلع سیالکوٹ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۹۴-۱۱-۹ میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/۳۰۷ روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہو گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد ظفر اللہ وہاب ناصر ہوسٹل ربوہ گواہ شد نمبر ۱ ہارون رشید فرخ وصیت نمبر ۲۷۵۳۵ طاہر ہوسٹل ربوہ گواہ شد نمبر ۲ عطاء المنان صاحب وصیت نمبر ۲۲۶۱۵۔

**مسل نمبر ۳۰۱۱۱** میں برکت علی بھٹی ولد فقیر محمد بھٹی قوم راجپوت بھٹی پیشہ ملازمت عمر ۶۰ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن ناصر آباد اسٹیٹ ضلع عمرکوٹ سندھ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۹۴-۱۲-۳۱ میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ بھینس مالیتی -/۱۰۰۰۰ روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/۱۵۰۰ روپے ماہوار بصورت ملازمت مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہو گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد برکت علی بھٹی ناصر آباد اسٹیٹ p.o خاص ضلع عمرکوٹ سندھ گواہ شد نمبر ۱ اختر احمد وصیت نمبر ۲۲۰۲۶ گواہ شد نمبر ۲ منیر ذوالفقار چوہدری وصیت نمبر ۱۷۲۵۳۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

# خبریں

**ربوہ : 15- جولائی- 1995ء**
درجہ حرارت کم از کم 27 درجے سنٹی گریڈ
زیادہ سے زیادہ 41 درجے سنٹی گریڈ

○ ایم کیو ایم کی مذاکراتی ٹیم کے سربراہ مسٹر اجمل دہلوی نے کہا ہے کہ ہمیں اسلام آباد میں پروٹوکول دیا جاتا ہے اور کراچی میں ہمارے لئے بارود کی بارش کی جاتی ہے۔ اگر وردی والے قاتلوں کو لگام نہ دی گئی تو مذاکرات ناکام ہو جائیں گے۔ اگر وقت گنوا دیا گیا تو نہیں جانتے کہ لاشوں کے کتنے انبار لگیں گے۔ انہوں نے دعویٰ کیا کہ اب تک دس ہزار مہاجروں کو ہلاک کیا جا چکا ہے۔ انہوں نے کہا کہ الطاف حسین نے مذاکرات کی کامیابی کے لئے یکطرفہ ہڑتال ختم کرنے کا اعلان کیا تھا مگر قتل و غارت گری کا سلسلہ جاری رہا۔ انہوں نے کہا کہ ہماری حب الوطنی پر شبہ کا اظہار کر کے ہمیں کسی کا آلہ کار بننے پر مجبور نہ کیا جائے۔ کراچی میں بھارتی ایجنٹ ہوتے تو پاک فوج انہیں کبھی کا پکڑ چکی ہوتی۔ انہوں نے کہا ہم مذاکرات کی ناکامی کے بارے میں سوچنا بھی نہیں چاہتے۔

○ حکومت اور ایم کیو ایم مذاکرات میں مبصرین بٹھانے کا فیصلہ کیا گیا ہے۔ الطاف گروپ کی مذاکراتی ٹیم نے کراچی سے جمیعت العلمائے اسلام نیازی گروپ کے رکن قومی اسمبلی حافظ محمد تقی کے نام کی منظوری دی ہے دونوں کیٹیاں اپنے آپ کو بے اختیار سمجھتی ہیں اعلیٰ قیادت میں براہ راست مذاکرات کا امکان ہے۔

○ ایم کیو ایم کی مذاکراتی ٹیم کے قائد اجمل دہلوی نے کہا ہے کہ حکومت کی طرف سے ۲۱ نکات کے اعلان کے بعد مذاکرات کی کامیابی کے امکانات ختم ہو چکے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ بھارت میں ہمارا کوئی تربیتی کیمپ نہیں۔ اس سلسلے میں حکومت نے جو چارج شیٹ جاری کی ہے اس کا مقصد پارٹی قیادت کو بدنام کرنا اور مذاکرات کو ناکام بنانا ہے۔ انہوں نے کہا کہ معلوم ہوتا ہے چارج شیٹ تیار کرنے والے نشے میں تھے۔ انہوں نے کہا کہ الطاف حسین لندن سے ایک اہم اعلان کریں گے۔

○ وزیر داخلہ نصیر اللہ بابر نے کہا ہے کہ انٹرپول کے ذریعے الطاف حسین کی گرفتاری کے وارنٹ جاری ہو چکے ہیں۔ وہ اب بھاگ کر کہیں نہیں جا سکتے۔ انہوں نے کہا کہ الطاف حسین کے پاس امریکہ اور سعودی عرب کا ویزا ہے مگر ان دونوں ملکوں کے ساتھ ہمارا' مجرموں کے تبادلہ کا معاہدہ موجود ہے۔ الطاف حسین بھارت جا سکتے ہیں۔ مگر وہاں سے بھی انہیں لے آیا جائے گا۔

○ حکومت نے ایم کیو ایم کی مذاکراتی ٹیم میں توسیع کا مطالبہ مسترد کر دیا ہے اور کہا ہے کہ ایسے لوگوں کو شامل کرنے کا کوئی فائدہ نہیں جو کراچی کے حالات نہیں جانتے۔

○ پرائز بانڈ کے کاروبار پر پابندی کا آرڈیننس جاری کر دیا گیا ہے۔ قومی پرائز بانڈز سے ملتی جلتی دستاویزات بنانے یا کسی دوسرے شخص کے حوالے کرنے پر بھی پابندی لگا دی گئی ہے۔ خلاف ورزی پر پانچ سال قید یا ایک لاکھ روپے جرمانے کی سزا دی جا سکتی ہے۔

○ وزیر اعظم کے خاوند مسٹر آصف علی زرداری نے دو اخباری کالم نگاروں' انگریزی روزنامہ ڈان کے اردشیر کاؤس جی اور ایاز امیر کو پانچ پانچ کروڑ روپے ہرجانے کا نوٹس دیا ہے۔ انہوں نے کہا ہے کہ یہ کالم نویس مسلسل ان کے خلاف جھوٹے الزامات عائد کر رہے ہیں۔ جس سے رکن قومی اسمبلی کی شہرت کو نقصان پہنچ رہا ہے۔

○ صدر مملکت فاروق لغاری کی طرف سے اپوزیشن لیڈر مسٹر نواز شریف کے خلاف دائر کردہ استغاثہ میں خاتون رپورٹر عروسہ عالم کی ذاتی زندگی کے بارے میں ۹ سوالوں کو عدالت نے خفیہ رکھنے کا حکم دے دیا ہے۔ دو اخبار نویسوں نے عدالت کو بتایا کہ نواز شریف نے جو کہا تھا انہوں نے وہی شائع کیا ہے۔ جبکہ مسٹر نواز شریف نے اس کے برعکس موقف اختیار کیا ہے۔

○ بی بی سی نے کہا ہے ایم کیو ایم اور حکومت مذاکرات میں کامیابی کی امید بہت کم ہے۔

○ ایم کیو ایم کے قائد الطاف حسین نے کہا ہے کہ علیحدہ صوبہ ہر مہاجر کی دل کی آواز ہے۔ فوج کے خلاف میرے دل میں کوئی جذبات نہیں۔ انہوں نے الزام لگایا کہ بے نظیر بھٹو ملکہ کی طرح حکمرانی کے لئے سندھو دیش بنانا چاہتی ہیں وہ تقریروں میں بھارت کی مخالف لیکن اندرونی طور پر اس کی ہمنوا ہیں۔ انہوں نے مزید کہا کہ مہاجر پاکستان سے علیحدگی کا تصور بھی نہیں کر سکتے۔ کشمیر قومی مسئلہ ہے بھارتی مظالم کی مذمت کرتے ہیں۔ انہوں نے بھارتی مسلمانوں سے کہا کہ وہ پاکستان میں اپنے رشتہ داروں اور بے سہارا مہاجرین پر ہونے والے مظالم کے خلاف آواز بلند کریں۔

○ کراچی میں جمعہ کے روز بھی فائرنگ سے کانسٹیبل سمیت ٦۔ افراد ہلاک ہو گئے۔ سپیشل انوسٹی گیشن سیل نے ٦ ملزمان کو گرفتار کر لیا ہے۔

○ ایک گرفتار شدہ اے ایس آئی نے اعتراف کیا ہے کہ وہ تھانوں پر راکٹ برساتا رہا' سپر مارکیٹ پر فائرنگ کی وہ اسلحہ پشاور سے خرید کر لاتا تھا۔ اور یہ سارے کام ایم کیو ایم الطاف گروپ کے لئے کرتا تھا۔

○ کرکٹ کے سابق کپتان عمران خان نے کہا ہے کہ پارلیمنٹ اور بلدیاتی اداروں میں عوام کی نمائندگی نہیں۔ سیاستدانوں نے قوم کو مایوس کیا ہے۔ انہوں نے دعویٰ کیا کہ حکمران مجھے اپنے لئے خطرہ محسوس کرتے ہیں۔

○ مسلم لیگ (ن) کے سیکرٹری اطلاعات سید مشاہد حسین نے کہا ہے کہ پاکستان کے متعلق امریکی نائب صدر کا بیان ایک دوستانہ وارننگ ہے۔ ۲ ہفتے میں دو امریکی بیانات نظر انداز نہیں کئے جا سکتے۔ امریکہ نے بے نظیر حکومت کا حامی ہونے کی تاثر کی نفی کر دی ہے۔

○ مولانا مودودی کے صاحبزادے مسٹر حیدر فاروق مودودی نے کہا ہے کہ طلباء کو جمیعت کے پلیٹ فارم پر منظم کرنا میرے والد کی غلطی تھی۔ آج طلباء کی صورت حال میں سیاسی مذہبی جماعتوں کی جو مداخلت ہے وہ قومی سطح پر اجتماعی خودکشی کا پیش خیمہ ثابت ہو سکتی ہے۔

○ طوفان بادو باراں نے لاہور کے ۵ دیہات میں تباہی مچا دی۔ ۵۰ سے زائد گھروں کی دیواریں اور متعدد کی چھتیں گر گئیں۔

○ مسلم لیگ نے حکومت اور ایم کیو ایم مذاکرات میں فریق بننے سے انکار کر دیا ہے۔

○ حکومت نے فیصلہ کیا ہے کہ کراچی سے جاری ہونے والے تمام پاسپورٹ منسوخ کر دیئے جائیں۔ اس کے لئے نیا طریقہ کار وضع کیا جائے گا۔

○ وزیر داخلہ نے الزام لگایا ہے کہ اکبر بگٹی سوئی گیس کی انتظامیہ سے پیسے لیتے ہیں۔


**اقبال اور احمدیت 576 صفحات**
(از قلم شیخ عبد الماجد) -/150 روپے۔
الفضل برادرز ربوہ۔ احمدیہ ہال کراچی۔ دار الذکر لاہور

حکیم نظام جان کا مشہور دواخانہ
مطب حمید (رجسٹرڈ)
طب یونانی میں ہائی بلڈ پریشر کا شافی علاج
فشار کیپسول
پنڈی بائی پاس جی۔ ٹی روڈ گوجرانوالہ
فون: 0431-254634
فیکس: 0431-219085

اسلام آباد' لاہور' کراچی میں جائیداد کی خرید و فروخت کا با اعتماد ادارہ
عمیر ایسوسی ایٹس
ورائیچ پلازا ایف ۱۰ مرکز اسلام آباد
فون: 291578
291579

انٹرنیشنل معیار کے مطابق بغیر ٹانکے کے زیورات خریدنے اور بنوانے کیلئے تشریف لائیں
شریف گولڈ سمتھ
اقصیٰ روڈ ربوہ
پروپرائیٹر: میاں حنیف احمد کامران
فون، دوکان: 649 گھر: 212300

بواسیر کی ادویات

| | قیمت | |
|---|---|---|
| PILES COURSE | 55/- | ☆ بواسیر خونی و بادی کے لئے۔ بفضلہ تعالیٰ بہت مفید و موثر ہے |
| ANUS ITCH CURE | 20/- | ☆ مقعد کی شدید خارش کے لئے |
| CONSTIPATION CURE | 20/- | ☆ پرانی قبض' پاخانہ سخت اور دقت سے آئے |
| FISSURE CURE | 20/- | ☆ مقعد میں کٹاؤ (چیر) آنے کے لئے |
| FISTULA CURE | 20/- | ☆ مقعد کے گہرے رستے ہوئے زخم (ناسور) بھگندر کیلئے |
| HEMORRHAGE CURE | 20/- | ☆ مقعد سے خون بہت زیادہ آنے کے لئے |
| HEMORRHOIDS CURE | 20/- | ☆ موٹے اور سخت ضدی بواسیری مسّوں کیلئے |
| PROLAPSUS CURE | 20/- | ☆ پاخانہ وغیرہ کے وقت مقعد کا باہر نکلنا |
| PILES OINTMENT | 8/- | ☆ مقعد کی درد' جلن' سوزش' خارش اور بواسیری مسّوں کیلئے سکون بخش مرہم ہے |

نوٹ: ایک سے زیادہ تکالیف اکٹھی ہوں تو ان سب تکالیف کی ادویات بیک وقت اکٹھی استعمال کی جائیں۔ اس طرح یہ مکمل مزاجی علاج ہو گا۔ جس سے جلد تر شفاء کی امید ہے۔ تفصیلی لٹریچر منگوانے کے لئے -/2 روپے کے ڈاک ٹکٹ ارسال فرمائیں۔
کیور یو انٹرنیشنل۔ ربوہ
فون کلینک 606 (04524) ہیڈ آفس 771 (04524)
سیلز 211283 (04524) فیکس 212299 (92-4524)